WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حدِ وفا

از

ایمن شاہد

www.novelsclubb.com

حدوفاقسط نمبر 4

از ایمن شاہد

میں سیہ رات کے سفر پر ہوں

ایک قندیل یادِ جاناں کی

ہاتھ میں ہے مگر ہوا ہے تیز

میں تو اک بات کے سفر پر ہوں

جو کسی کنج لب سے پھوٹی تھی

اور میری تمام عمر کو ایک

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دشت پر خار میں دھکیل گئی

ساری صحبتیں اسی کے نام ہوئیں

ساری فتحیں اسی کے نام ہوئیں

میں فقط مات کے سفر پر ہوں

میں تو اک بات کے سفر پر ہوں

(ثمینہ راجہ)

www.novelsclubb.com

زندگی اتنی بے اعتبار کیوں ہے؟ یہ ہمیشہ ان لوگوں کو ہم سے دور لے جاتی ہے جن کے بنا ہم سانس لینے کا بھی نہیں سوچ سکتے۔ جن کے بغیر ہمیں اس دنیا کے رنگ پھیکے لگنے لگتے ہیں۔ جن کے بغیر ہمارا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو جاتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن۔۔۔!

یہی تو دستور ہے۔اگر ہمیں زندگی سب کچھ ہماری مرضی کے مطابق دے دے تو پھر اس کو زندگی کون کہے گا؟ یہ زندگی اس رب کی امانت ہے جس نے ساری کائنات کو تخلیق کیا۔جب یہ امانت ہی اسی کی ہے تو پھر وہ جب چاہے واپس لے لے۔ہمیں صرف اس امانت کی حفاظت کرنی ہے،کوئی خیانت نہیں کرنی،تاکہ رب ذوالجلال کی بارگاہ میں ہم سرخرو ہو سکیں۔

www.novelsclubb.com

اب اس کی حفاظت کیسے کرنی ہے؟

ہر خوشی، ہر غمی میں، ہر مشکل اور پریشانی میں صرف اس رب کا شکر ادا کرنا ہے اور صبر کرنا ہے۔ واویلا نہیں کرنا، کیونکہ وہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا رب اپنے بندوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

سارا دن گھومنے پھرنے کے بعد وہ سب شاپنگ کی غرض سے مال پہنچ چکے تھے۔ بڑے سب تھکاوٹ کی وجہ سے گھر واپس چلے گئے تھے۔ جبکہ باقی تمام ینگ جنریشن سارا دن پکنک منانے کے بعد بھی بالکل فریش تھی۔

www.novelsclubb.com

اب حال کچھ یوں تھا کہ وہ سب دو دو کی صورت میں (احد اور امل، عبیر اور عمائمہ، موحد اور ضرار) مال میں شاپنگ کم اور گھوم زیادہ رہے تھے۔

عبیر اور عمائمہ اپنی شاپنگ کر کے کیفے پہنچ گئیں تاکہ باقی سب کو بھی کال کر کے وہیں بلالیں۔نہ جانے وہ سب کہاں اور کس جگہ موجود تھے۔

اس نے احد کا نمبر ملا کر فون کان کو لگایا۔اتنے میں اس کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر کوئی دھڑام سے اس پر گرا۔ عبیر چیخ مار کر کھڑی ہوئی جبکہ ہاتھ سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

"کیا ہوا گڑیا؟" احد جو فون اٹھا چکا تھا اس کے چیخنے پر پریشانی سے بولا۔

"کک۔۔۔کچھ نہیں بھائی۔آپ یہ بتائیں کہاں پہ ہیں؟ بھابھی کو لے کے جلدی سے کیفے آجائیں ہم سب یہیں ہیں۔" اس نے جواب دیتے ساتھ ہی ایک زبردست گھوری کرسی پر بیٹھے فرد پر ڈالی جو معصوم سی شکل بنائے بیٹھا تھا اور وہ ہمارے موحد کے سوا کون ہو سکتا تھا؟

"او کے۔ہم آرہے ہیں۔" فون کے پار سے احد کی آواز گونجی۔

"بھائی حد کرتے ہیں آپ۔ پی-ایم-اے نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ اٹھنے بیٹھنے کے مینرز کیا ہیں؟ ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟" عبیر نے فون بند کرتے ہی اپنا رخ موحد کی طرف موڑا اور قدرے غصے اور خفگی سے بولی۔

"اچھاااا۔۔۔ مجھے تو آج پتہ چلا کہ چڑیلوں کے بھی ہارٹ فیل ہوتے ہیں۔" وہ کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"بھائییی۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی موحد نے اس کی بات کاٹی۔

"بہت شکریہ میرے علم میں اضافہ کرنے کے لیے۔" اس نے عبیر کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جیسے پتہ نہیں کتنی بڑی معلومات اس کے ہاتھ لگی تھی۔

عبیر نے اپنے ہاتھ کھینچے اور خفگی سے منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔ جبکہ عمائمہ اور ضراران کی نوک جھونک کو خاصا انجوائے کر رہے تھے۔

"کیا ہوا میرے بچے کو؟ کیوں ایسے منہ پھلایا ہوا ہے؟اور چیخ کیوں ماری تھی؟ کیا ہوا تھا؟"احد کے آتے ہی عمائمہ نے اپنی کرسی اس کو دی۔اس نے بیٹھتے ہی عبیر کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی سانس تو لے لیں۔کچھ نہیں ہوا مجھے۔آپ کے ہوتے ہوئے کسی کی اتنی مجال ہے کہ وہ مجھے کچھ کہہ سکے؟"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔موحد جو سانس روکے بیٹھا تھا کہ اب اس کی شکایت لگے گی۔عبیر کو ہنستا دیکھ اور اس کا جواب سن کر اس نے گہری سانس خارج کی۔

"میرے ہوتے ہوئے بھی جس واحد انسان کی مجال ہے نا وہ بچ جائے آج میرے ہاتھوں۔"احد نے اس کو یونہی اپنے ساتھ لگائے موحد کو گھورا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

موحد گڑ بڑایا وہ کیسے بھول گیا کہ احد بھی اسی کا بھائی تھا اس کی رگ رگ سے واقف۔ اس نے احد کی نظروں سے بچنے کے لیے ٹیبل سے مینو کارڈ اٹھا کر منہ کے سامنے کر لیا۔ اس کی اس حرکت پر سب نے اپنی ہنسی دبائی۔

"بھائی۔ کچھ مت کہیے گا ان کو۔" عبیر نے احد کے کان کے پاس سرگوشی کی۔ اب اس کو موحد کی بھی فکر ہو رہی تھی کہ نا جانے احد اس کے ساتھ کیا کرے؟

"ٹھیک ہے میری گڑیا کہتی ہے تو مان لیتے ہیں۔" اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تو عبیر مسکرائی جس سے اس کی آنکھیں چمکیں۔ اسی پل ضرار کی نظر بھی اس کی آنکھوں پر پڑی۔ کتنا سحر تھا ان آنکھوں میں!

کوئی اس وقت ضرار سے پوچھتا۔

اس نے بمشکل اپنی نظریں ہٹائیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبھی نظر میں بلا کی شوخی

کبھی سراپا حجاب آنکھیں

کبھی چھپاتی ہیں راز دل کے

کبھی ہیں دل کی کتاب آنکھیں

ہزاروں ان سے قتل ہوئے

خدا کے بندے! سنبھال آنکھیں

جبکہ اس سب میں کوئی تھا جو اس کا یوں دیکھ کر نظریں چرانا نوٹ کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سب رات کا کھانا کھاتے ہی لاؤنج میں آ بیٹھے۔ بڑے صوفے پر ٹی وی کے سامنے حسن صاحب اور ان کے ساتھ گلنار بیگم جبکہ ان کے درمیان میں عبیر حسن صاحب کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔ بائیں جانب کے صوفے پر احد اور امل بیٹھے تھے۔اس دن شاپنگ سے واپسی پر امل ان کے ساتھ ہی آ گئی تھی اور موحد۔۔۔!

وہ دائیں جانب کے صوفے پر بڑے مزے سے لیٹا ہوا تھا۔

"موحد بھائی۔آج سب کو کافی آپ بنا کر پلائیں گے۔" سب خوش گپیوں میں مصروف تھے جب عبیر نے موحد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟ میں تو کوئی نہیں جا رہا تم لے آؤ نا بنا کے۔" وہ مزید صوفے پر پھیلتے ہوئے بولا۔

"اٹھ رہے ہو یا پھر میں اٹھاؤں ؟"اس سے پہلے کہ بات مزید آگے بڑھتی احد نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"بھابھی دیکھ رہی ہیں نا آپ۔کیسے مجھ معصوم پر رعب جھاڑ رہے ہیں بڑے ہونے کا۔"اس نے امل کو درمیان میں گھسیٹا۔

"سب دیکھ رہی ہوں میں لیکن وہ کیا ہے نا آج مجھے بھی تمہارے ہاتھ کی کافی پینی ہے اس لیے جاؤ شاباش۔"امل نے بھی اس کو ہری جھنڈی دکھائی۔

"ماما، بابا۔"اس نے بیچاری شکل بنا کر گلنار بیگم اور حسن صاحب کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا اور ساتھ ہی عبیر کو بھی گھوری سے نوازا جس کو اس نے بڑی مہارت سے نظرانداز کیا۔جبکہ انہوں نے اپنی ہنسی روکتے نفی میں سر ہلایا۔ سب جانتے تھے کہ وہ کافی کتنے مزے کی بناتا ہے اسی لیے وہ ان کے ہاتھ بھی بہت کم لگتا تھا۔

"ہاں ہاں کروالیں کام مجھ سے۔پی-ایم-اے نے تو مفت کا نوکر بھیجا ہے نا آپ لوگوں کے لیے۔" وہ منہ بنا کر اٹھتا ہوا بڑبڑایا۔

کافی پینے کے بعد حسن صاحب اور گلنار بیگم سونے کے لیے اٹھ گئے جبکہ باقی سب وہیں ڈیرہ جما کر بیٹھے رہے۔ عبیر اور موحد نے کل واپس چلے جانا تھا جس کی وجہ سے اب ان کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

"آپ سب کو پتہ ہے میری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟" موحد کے پوچھنے پر ان سب نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"شہادت۔ میری سب سے بڑی خواہش ہے کہ میں وطن کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔" وہ ایک جذب سے کہہ رہا تھا۔ایسا کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی۔ جبکہ باقی سب تو یوں بیٹھے تھے جیسے ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی قوت گویائی سلب کر لی گئی ہو۔اس کو فوج میں بھیجا ضرور تھا لیکن اس زاویے سے کسی نے بھی نہیں سوچا تھا یا وہ جانتے ہوئے بھی انجان بننا چاہتے تھے!

ان کو ہوش تو تب آیا جب انہوں نے عبیر کو ایک جھٹکے سے اٹھتے اور بھاگ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھتے دیکھا۔

"گڑیا۔۔۔؟

میرا بچہ۔۔۔

بھائی کی جان بات سنو۔"احد جو اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ چکا تھا تڑپ کر اس کی جانب بڑھا۔اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا وہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں جاتا ہوں بھائی آپ بھابھی کو دیکھیں اور ان کو کمرے میں لے جائیں۔" اس نے احد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی صوفے پر گم صُم بیٹھی امل کی طرف اشارہ کیا۔

احد نے سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے اپنے قدم امل کی طرف بڑھا دیے۔

"آجائیں۔" اس نے عبیر کے کمرے کا دروازہ نوک کیا تو اندر سے اس کی بھیگی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ لب بھینچے اندر داخل ہوا۔

"گڑیا۔" وہ کھڑکی کے پاس رخ موڑے کھڑی تھی جب موحد نے اس کے برابر کھڑے ہوتے اس کو پکارا۔

"چلے جائیں بھائی۔ مجھے آپ سے اس وقت کوئی بات نہیں کرنی۔" اس نے رخ موڑے ہی جواب دیا۔

"پلیز گڑیا ایسا مت کہو۔" اس نے تڑپ کر عبیر کا رخ اپنی طرف کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں یہ سچ تھا کہ اس کو اپنی لاڈلی بہن کے آنسو تکلیف دے رہے تھے۔

"بھائی آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔" یہ کہتے ہی آنسو ایک بار پھر سے اس کے رخسار کو بھگونے لگے۔

"دیکھو گڑیا۔ایک فوجی کی اولین ترجیح اپنے وطن کی حفاظت اور اولین خواہش اسی وطن پر جان قربان کر دینے کی ہوتی ہے۔اس کو اپنے ساتھ جڑے ہر رشتے سے محبت تو ہوتی ہے لیکن جب وطن پکارتا ہے تو اس کی محبت ہر رشتے پر حاوی ہو جاتی ہے۔" اتنا کہہ کر اس نے وقفہ لیا۔

"بھائی میں۔۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا جب موحد نے اس کی بات کاٹی۔

"ششش۔۔۔میری بات سنو۔" اس نے عبیر کو پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے مقابل بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بھائی کی جان ہو نا۔ آپ ایسا کر کے مجھے کمزور کر رہی ہو جبکہ آپ کو میری طاقت بننا ہے۔ یہ ہم نے خود ساختہ سوچ بنالی ہے کہ فوج میں جائیں گے تو ہمیں موت آجائے گی۔ ایسا نہیں ہوتا موت برحق ہے۔ اس کے لیے آپ کا میدان جنگ میں ہونا ضروری نہیں ہے۔ حضرت خالد بن ولید کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ زندگی بھر شہادت کی خواہش دل میں لیے جنگوں میں لڑتے رہے، ان کے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جہاں تیر، تلوار، نیزے یا کسی دوسرے ہتھیار کا زخم موجود نہ ہو لیکن انہیں شہادت نہ ملی۔ اگر میں فوج میں نہ بھی جاتا تو کیا مجھے موت نہ آتی؟ بلکہ اب اگر مجھے موت آتی ہے تو میں شہید کہلایا جاؤں گا اور شہید تو کبھی نہیں مرتے نا؟" اس نے اپنی بات کہہ کر عبیر کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھ گئی بھائی۔ مجھے بہت سارا مضبوط بننا ہے۔" اس نے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا تو موحد نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا یا۔

"میں جانتا ہوں میری گڑیا بہت بہادر ہے۔آئندہ کبھی بھی ایسے پریشان ہو کر آنسو نہیں بہانے بلکہ ایسی کسی بھی حالت میں آپ نے بہادری کا مظاہرہ کرنا ہے اور میرے لیے ڈھیر ساری دعائیں کرنی ہیں۔"موحد نے اس کا سر تھپکا۔

"ان شاءاللہ بھائی۔میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔اللہ پاک آپ کو ڈھیر ساری کامیابیوں سے نوازے اور آپ کی حفاظت فرمائے۔آمین۔"اس نے پر سکون ہو کر آنکھیں موندیں۔

"شاباش میرا بچہ۔چلو اب سو جاؤ ورنہ نیند پوری نہیں ہو گی اور صبح واپسی کے لیے بھی تو نکلنا ہے نا۔"اس نے عبیر کے سر پہ اپنے لب رکھے تو وہ سر ہلاتی کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"امل کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ کیوں یوں گم صُم ہیں؟" احد نے اس کو کمرے میں لاتے ہی صوفے پر بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا۔

"ابھی جو موحد کہہ رہا تھا وہ سنا آپ نے؟" وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

"اس کی باتوں کو سر پر سوار مت کریں۔ اس کی تو عادت ہے یونہی بولنا۔" اس نے امل کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"احد مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ ضرار بھی جب ایسی باتیں کرتا ہے تو سوچ کر ہی روح کانپ جاتی ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئی تھیں۔

"امل ریلیکس۔۔۔ پلیز ٹینشن مت لیں اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ آپ کے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہے اور رہی بات موحد اور ضرار کی تو ان کی طبیعت میں خود صاف کروں گا۔" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے امل کو اپنے حصار میں لیا۔ جبکہ موحد پر اس کو نئے سرے سے غصہ چڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلے عبیر اور اب امل!

دونوں ہی اس کی جان سے عزیز ہستیاں تھیں۔

جانے کیا ملتا تھا موحد اور ضرار کو یوں سب کو ٹینشن دے کر!

وہ جاگنگ سے واپس آیا تو ملازمہ اس کے لیے جوس کا گلاس لے آئی۔

"ماما اور بابا کہاں ہیں؟" اس نے جوس کا گلاس واپس ٹرے میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بڑے صاحب تو ابھی واک سے واپس نہیں آئے اور بی بی جی تو آپ کے کمرے میں ہیں۔" اس نے تفصیل سے جواب دیا۔

"میرے کمرے میں کیوں؟" وہ حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

"چھوٹے صاحب وہ آپ کی پیکنگ کر رہی ہیں۔" ملازمہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ناشتہ تیار کرو میں آتا ہوں۔" وہ اس کو کہتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"ماما یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟ میں کر لیتا نا۔" وہ کمرے میں آیا تو ہاجرہ بیگم اس کے بیڈ کے پاس کھڑی اس کے کپڑے تہہ کر رہی تھیں۔ ضرار نے ان کے ہاتھ سے شرٹ لیتے ہوئے ان کو اپنے ساتھ لگایا۔

"واپس کب آؤ گے ضرار؟ تمہارے بغیر یہ گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔" کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں بھی نمی اتری تھی۔

"ماما۔ ایسے تو نہیں کریں نا۔ آپ تو میری طاقت ہیں۔ آپ کو بہت بہادر بننا ہے کیونکہ آپ اب ایک فوجی کی ماں ہیں۔" اس نے پیار سے ان کو سمجھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نہیں سمجھو گے کہ۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ اپنا حوصلہ کھو دیتیں ضرار نے ان کی بات کاٹی۔

"یہ سب چھوڑیں اور آئیں ناشتہ کرتے ہیں۔ بابا بھی واپس آ گئے ہوں گے۔"ان کو کندھوں سے تھام کر اس نے باہر کا رخ کیا۔

"ماما جلدی سے ناشتہ دے دیں۔"عمائمہ نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے شور مچایا۔

www.novelsclubb.com

"آ رہی ہوں لڑکی۔ ذرا صبر کر جاؤ۔"انہوں نے کچن سے ہی آواز دی۔

"پیکنگ ہو گئی نا تمہاری؟ کچھ رہ تو نہیں گیا؟"سعدیہ بیگم نے ناشتہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی ماما۔ سب کچھ ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں نکلیں گے اسلام آباد کے لیے۔" اس نے کھانے کے دوران جواب دیا۔

"کیسا ہے میرا بیٹا؟ تیاری ہو گئی جانے کی؟" احمد صاحب نے شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور اس کے برابر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔

"جی بابا۔ ساری تیاری ہو گئی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ پاک میرے بیٹے کو ڈھیر ساری کامیابیاں دے اور ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔" انہوں نے دعا دی۔

"آمین۔ بابا ایک بات تو بتائیں؟" وہ پوری طرح سے ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا کی جان بولو۔" احمد صاحب نے اجازت دی۔

"آپ کو کبھی بیٹے کی خواہش نہیں ہوئی؟"اس نے سوالیہ نظریں ان کے چہرے پر جمائیں۔وہ اس کی بات پر مسکرائے۔جانے ان کی بیٹی کے دماغ میں ایسے سوالات کہاں سے آتے تھے۔

"نہیں۔کیوں کہ میں اللہ کی رضا میں راضی ہوں اور آپ ہو تو سہی میری بیٹی بھی اور بیٹا بھی۔آپ نے کبھی مجھے بیٹے کی کمی محسوس ہی نہیں ہونے دی۔"ان کی آنکھوں میں چمک، جبکہ لہجے میں ایک مان اور فخر تھا۔

"لویو باباجان۔"ان کے فخر سے کہی جانے والی بات پر اس کی گردن تنی۔اس نے مسکراتے ہوئے لاڈ سے ان کے گرد حصار باندھا۔

"لویو ٹو بابا کی جان۔"انہوں نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

ہم صرف بیٹیوں کو ہی بیٹا کہہ سکتے ہیں۔

بیٹوں کو بیٹی کہہ کر نہیں بلا سکتے۔

کیونکہ۔۔۔!

صرف بیٹیاں ہی ہوتی ہیں جو وقت آنے پر بیٹا بھی بن کر دکھاتی ہیں۔

اسلام آباد۔

"تھک گئے آج تو۔"عمائمہ صوفے پر گرتے ہوئے بولی۔وہ دونوں بذریعہ فلائٹ ابھی اسلام آباد پہنچی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ جہاز کیا تم نے اڑایا تھا؟"عبیر جو اپنا نقاب اتار رہی تھی اس نے عمائمہ کو گھورتے ہوئے کہا۔عبیر کی بات پر اس نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"اٹھو اور گھر صاف کرنے میں میری مدد کرو۔ کل سے کلاسز شروع ہو جائیں گی تو ٹائم نہیں ملے گا۔" اس کی نفاست پسند طبیعت پر یہ دھول مٹی گراں گزری تھی تبھی آتے ہی اس کو اٹھنے کا حکم صادر کیا تھا۔

عبیر کے کہنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

دو گھنٹے لگا کر انہوں نے صفائی کی۔ اس کے بعد شاور لے کے وہ لاؤنج میں آ بیٹھیں۔

"گھر کال کر کے تو بتایا ہی نہیں۔" عمائمہ اچانک یاد آنے پر بولی تو عبیر نے زبان دانتوں تلے دبائی۔ اسی اثنا میں ان کے فون بج اٹھے۔

"السلام علیکم بھائی۔" عبیر نے فون کان کو لگاتے ہی سلام کیا۔ جبکہ عمائمہ اپنا فون اٹھا کر کمرے میں چلی گئی تاکہ وہ دونوں آرام سے اپنے گھر والوں سے بات کر سکیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سوری بھائی۔ وہ آتے ہی ہم لوگ کام میں مصروف ہو گئے تو ذہن سے نکل گیا کہ گھر فون کرنا تھا۔" دوسری جانب سے شاید نہیں یقیناً فون کر کے پہنچنے کی اطلاع نہ دینے کی بابت پوچھا گیا تھا۔

"اوکے بھائی۔ مجھے یاد ہے سب۔" اس سے پہلے کہ دوسری جانب سے نصیحتوں کی فہرست پھر سے شروع ہوتی اس نے ہنستے ہوئے بات کاٹی۔

"اللہ حافظ بھائی۔ اپنا ماما، بابا اور بھابھی کا بہت خیال رکھیے گا۔" عبیر نے الوداعی کلمات کہتے ہوئے فون واپس ٹیبل پر رکھ کر کچن کا رخ کیا۔

براؤنیز وہ آتے ہوئے راستے سے خرید لائی تھیں۔ اب صرف کافی بنانی تھی۔ اس نے سارا سامان کیبنٹ سے نکال کر شیلف پر رکھا اور جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

موحد اور ضرار بھی واپس پی-ایم-اے جا چکے تھے۔ان کے جانے سے گھر کے در و دیوار نے ایک دفعہ پھر سے خاموشی کی چادر اوڑھ لی تھی۔دن یونہی سست روی سے گزر رہے تھے۔امل کچن میں کھڑی ملازمہ کو ہدایات جاری کر رہی تھی۔وہ تخلیق کے مرحلے میں تھی جس کی وجہ سے احد نے اس کو کسی بھی کام کو ہاتھ لگانے سے سختی سے منع کیا ہوا تھا اور اپنی والدہ کو بھی اس نے کہہ رکھا تھا کہ امل کو کوئی بھی کام نہ کرنے دیا جائے۔وہ خود بھی اس کا بہت خیال رکھتی تھیں۔

عبیر کے تو پیر ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے اس کا بس چلتا تو وہ اڑ کر واپس گھر پہنچ جاتی اور سارا وقت امل کے ساتھ گزارتی۔

"بیٹا آپ کچن میں کیا کر رہی ہو؟" گلنار بیگم اس کی آواز کے تعاقب میں کچن میں داخل ہوئیں۔

"میں بس نسرین کو کچھ ہدایات دے رہی تھی۔" وہ مسکراتے ہوئے پلٹی۔

"مت آیا کرو کچن میں۔ میں ہوں نا یہ سب دیکھنے کے لیے۔ چلو ابھی میرے ساتھ۔" انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

"کچھ نہیں ہوتا ماما۔ میں کون سا خود کام کر رہی ہوں۔ فارغ بیٹھ کر بور ہونے سے تو اچھا ہے نا کہ تھوڑا مصروف رہا جائے۔" ان کے ساتھ کچن سے باہر آتے امل نے ان کی فکر مندی دور کرنی چاہی۔

"ابھی سب باتیں چھوڑو اور جلدی سے یہ فروٹ کھاؤ۔" انہوں نے لاؤنج میں پڑے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں پلیٹ میں مختلف موسمی پھل کاٹ کر سجائے ہوئے تھے۔

"مما اتنا کھاؤں گی تو موٹی ہو جاؤں گی میں۔" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے کندھوں پر شال درست کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خیر ہے۔آپ ہمیں ہر حال میں اچھی ہی لگیں گی۔" احد لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔وہ جو ابھی ہی آیا تھا اس نے اپنی بیوی کی آخری بات سن لی تھی۔اس کی بات پر امل کے چہرے پر سرخی پھیلی۔

وہ آگے بڑھ کر گلنار بیگم سے ملا اور ان کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"السلام علیکم۔آپ کب آئے؟" اس کی آواز سنتے ہی وہ کھڑی ہوئی۔

"وعلیکم السلام۔ابھی ہی جب آپ نے دیکھا۔" اس نے مسکرا کر کہتے ہوئے لیپ ٹاپ بیگ صوفے پر رکھا اور بازو پر لٹکتا کوٹ صوفے کی پشت پر ڈالا۔

"بیٹھ جائیں اور کھانا شروع کریں۔" وہ جو ابھی تک کھڑی تھی احد نے اس کو کندھوں سے تھام کر واپس بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اتنی محبت پر اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمکی تھی اور لبوں سے بے ساختہ الحمدللہ نکلا تھا۔

"یار پتہ ہے سر طلال نے ہماری آج کی کلاس کس کے ذمہ لگائی ہے؟" وہ دونوں ابھی کلاس میں انٹر ہوئی تھیں جب ان کے کانوں سے یہ آواز ٹکرائی۔ انہوں نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو زینب اپنے گروپ سے پر جوشی سے مخاطب تھی۔

آج ان کا پریکٹیکل تھا ڈاکٹر طلال کو ایک ایمرجنسی آپریشن کے لیے جانا پڑا جس کی وجہ سے انہوں نے یہ ذمہ داری اپنے سینئیر سٹوڈنٹ کو دی تھی۔

"بتاؤ نا؟ کیوں سسپنس پھیلا رہی ہو؟" ان کے گروپ کی ایک لڑکی نے جھنجھلا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر شہریار۔۔۔ہائے ے ے ے ے ے۔" اتنا کہتے ہی وہ دھڑام سے کرسی پر بیٹھی اور اپنا دایاں ہاتھ گال کے نیچے ٹکایا۔

"مذاق کر رہی ہو نا؟" اب اچھلنے کی باری ان کی تھی۔ جبکہ آنکھیں بے یقینی کے انداز میں کھلی تھیں۔ وہ دونوں اپنی جگہ پر بیٹھی آرام سے ان کی باتیں سن رہی تھیں۔ یوں جیسے ان کو کوئی فرق نہ پڑا ہو۔

"میں مذاق کیوں کروں گی؟" اس نے خیالات سے باہر آتے خفگی سے ان کو گھورا۔

اس سے پہلے کہ ان کی بحث آگے بڑھتی ڈاکٹر شہریار کلاس میں داخل ہوا۔

سفید رنگت پر کشش نقوش، گہری کالی آنکھیں، ستواں ناک اور گلابی مائل ہونٹ، اس پر مستزاد بائیں گال میں پڑتا ڈمپل۔ خوبصورتی میں تو اس نے لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کا سینیئر تھا لاسٹ سمیسٹر کا۔

آج وہ فرسٹ ایئر کی کلاس لینے کے لیے آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"السلام علیکم۔ گڈ مارننگ ایوری ون۔" اس نے آتے ہی خوش دلی سے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔ مارننگ سر۔" سب نے مشترکہ آواز میں کہا۔

"I can't believe. He is so handsome yarrr..."

زینب اس کو دیکھ کر ابھی تک بڑبڑا رہی تھی۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس پر بری طرح فدا ہو چکی ہے۔

"جی تو جونیئرز آج کی کلاس سٹارٹ کرتے ہیں۔" وہ سب ٹیبل کے گرد کھڑے ہوئے اس کو توجہ سے سن رہے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

اس مرحلے کو موت بھی کہتے ہیں

اک پل میں چھوٹ جائے جہاں عمر بھر کا ساتھ

اس نے اپنے برابر میں سوئے ہوئے اس معصوم وجود کو دیکھا۔ جو دنیا جہاں سے غافل پر سکون آنکھیں موندے لیٹا تھا۔ کتنی بے فکری تھی اس چہرے پر۔ دنیا کے مسئلوں اور پریشانیوں سے ماورا، وہ خوابوں کے جہان میں سیر کر رہا تھا۔

وہ رخ موڑ کر نیچے کی جانب جھکی اور اس کی پیشانی چومی۔ اس کے ایسا کرنے سے اس معصوم کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی یوں جیسے وہ نیند میں بھی ماں کا لمس پہچان چکا ہو۔

اک سکون سا اس کو اپنے رگ وپے میں سرایت کرتا محسوس ہوا۔ اس کی اس مسکراہٹ پر تو وہ اپنی جان بھی قربان کر دیتی۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ آدھی رات کو نیند سے اٹھ چکی تھی۔ یہ تو روز کا معمول تھا۔اب باقی کی ساری رات یونہی خیالوں میں گزرنی تھی جب تک کہ تہجد کا وقت نہ ہو جاتا۔آخر کیوں تھی اس کی نیند ایسی؟

پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا اس کے ساتھ۔

پہلے تو نہیں تھی اس کی نیند ایسی۔

وقت اگر مہربان ہے تو اتنا ہی یہ ظالم بھی ہے۔ گزرتے ہوئے یہ اپنے ساتھ مسکراہٹیں، کھلکھلاہٹیں، بے فکریاں، شرارتیں بھی لے جاتا ہے اور بدلے میں سنجیدگی سے نوازنا نہیں بھولتا جو پھر شوخ و چنچل انسان کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا کر دیتی ہے کہ دیکھنے سے لگتا ہی نہیں یہ انسان کبھی زندگی سے بھرپور ہوا کرتا تھا۔

اس نے اپنا کوٹ اٹھا کر پہنا اور آفس سے نکل کر میٹینگ روم کی جانب بڑھا۔اس سے پہلے کہ وہ اندر داخل ہوتا اس کا فون رنگ ہوا۔اس نے فون نکال کر کان کو لگایا۔

"سر میٹینگ کا ٹائم نکل رہا ہے۔"اس کی سیکرٹری نے یاد دلایا۔ابھی مزید وہ کچھ کہتی احد نے اس کو زبردست گھوری سے نوازا۔وہ سٹپٹائی۔اس کی گھوری سے وہ سمجھ چکی تھی کہ آنے والی کال نظرانداز کرنے والی بالکل بھی نہیں ہے تو اس نے خاموشی میں ہی عافیت جانی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔آج مجھے کیسے یاد کیا تم نے؟"اس نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں آپ کو یاد کرنے پر پابندی ہے کیا؟" موحد نے منہ بنا کر کچھ خفگی سے کہا۔

اس کی بات پر ایک مسکراہٹ احد کے لبوں کو چھو کر گزری۔

"پابندی تو نہیں ہے لیکن وہ کیا ہے نا کہ تم نے کبھی مجھے یوں فون نہیں کیا آفس ٹائم میں۔ ہمیشہ گھر کے نمبر پر ہی کرتے ہو۔" احد نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

"گھر کال کرتا ہوں تو ماما ہمیشہ اداس ہو جاتی ہیں اور آپ جانتے تو ہیں پھر وہ کھانا پینا بھی چھوڑ دیتی ہیں۔ اسی لیے سوچا کہ آپ کو کال کر کے سب کی خیریت معلوم کر لوں۔" اس کے لہجے میں فکر مندی جھلک رہی تھی۔

"اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہیں بس تمہیں اور گڑیا کو ہی یاد کرتے رہتے۔ تم دونوں جاتے ہو تو گھر کی رونق بھی ساتھ ہی لے جاتے ہو۔" وہ کچھ اداسی سے بولا۔

تھوڑی دیر مزید بات کرنے کے بعد اس نے فون کاٹ دیا۔ شاید کال کرنے کا ٹائم ختم ہو چکا تھا۔

کیاہیں یہ پاک فوج کے جوان؟ کہاں سے لاتے ہیں حوصلہ اپنے پیاروں کو چھوڑ کر سرحد پر پہروں گزارنے کا؟ کہاں سے لاتے ہیں بہادری دشمن کے سامنے سینہ تان کر ڈٹ جانے کی؟

سلام ہے ان فوجی جوانوں کو،ان ماؤں کے حوصلے کو جنہوں نے اپنے لختِ جگر اس ملک کے حوالے کر دیے۔

---

www.novelsclubb.com